قرآنی نظریہ ترغیب و ترہیب اور میزلو کا نظریہ انسانی جذبہ محرکہ، تقابل اور تجزیہ

Qur'anic Theory of Incitation and Intimidation, Maslow Theory of Human Motivation, Comparison and Analysis

Syed Hasan Shah

MPhil Scholar , Faculty of Arabic and Islamic Stuies,Allama Iqbal Open University, Islamabad; hassanarabiclove@gmail.com

Mohyuddin Hashmi

Professor, Faculty of Arabic and Islamic Stuies,Allama Iqbal Open University, Islamabad;mohyuddin.hashmi@aiou.edu.pk

Abstract

Qur'an is the last ray of light that Almighty Allah revealed for the human beings. It arouses the craving of the addressee for achieving the goal of pleasing his Lord and it also frightens him for doing certain actions. Qur'an has a very vibrant and comprehensive concept about it. Abraham Herald Maslow, one of the prominent humanist psychologists of twentieth century, gives the theory of Human Motivation. This article analyzes Maslow's concept in the light of Quranic theory of incitation and intimidation. The result shows that Maslow's concept has certain affinity with that of the concept in the Holy Qur'an. However, as a whole the Quranic concept is very vast and inclusive of the complete human personality, needs and its method of fulfillment, whereas, Maslow's theory of Human Motivation is conceived in a specific background with little empirical basis. It lacks the universality of the Holy Qur'an, yet it has its own importance by viewing human personality from humanistic perspective. It can be made more useful by making suggested amendments.

Keywords: Qur'an, Maslove, Incitation,Motivation, Self-Actualization, Self-esteem

ساتویں صدی عیسوی میں اللہ کی طرف سے آخری نبی پر قرآن مجید نازل ہوا۔ جس کا دورانیہ اندازا610ء سے 632ء تک ہے۔ یہ وہ دور تھا جب جزیرہ نمائے عرب تو کیا ساری دنیا ہی کفر کے گھپ اندھیرے میں تھی۔ حرم پاک میں 360 بت پڑے ہوئے تھے اور ان بتوں کے پجاریوں میں اخلاقی برائیاں سرایت کر چکی تھیں۔ اس صورت حال میں پیغمبر اسلام کی آمد اور نزول قرآن امید کی کرن تھی۔ یہ کتاب انسان کو ان تاریکیوں، جہالت اور غلامی کی زندگی سے نکالنے کا دعوی لے کر اُٹھی۔ جس میں نوع انسانی گھری ہوئی تھی اور اس دعوے میں کامیابی حاصل کر کے رہی۔ صرف تیئیس سال کے مختصر عرصے میں اس کتاب کے مبنی بر ہدایت متن اور اس کے معلم کی عملی تعبیر و

تشریح سے عرب و عجم اللہ کی شریعت کی طرف لوٹنے پر مجبور ہوئے۔ لیکن آخر وہ کیا خاص بات تھی جس نے اپنے مخاطب کو جھنجوڑ ڈالا۔ صحیح اور غلط کی تمیز سکھائی۔ اخلاق و خاندانی معاشرت سے لے کر شہری تمدن اور کاروباری معاملات تک میں ان کی راہنمائی کی۔ جب اس پر غور کیا گیا تو پتہ چلا کہ قرآن نے ترغیب و ترہیب کا ایک پورا نظام اصولوں اور ہدایات کی شکل میں پیش کیا ہے۔ اس مقالہ میں ان اصولوں کے استحصاء کا دعوی ہرگز نہیں کیا گیا، بلکہ یہ محض آغاز ہے۔ جس پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے اور اس کی روشنی میں انسان نے جتنے نظام انسان کو سمجھنے اور اس کی رہنمائی کرنے کے لئے بنائے۔ ان کو پرکھنے کے لئے قرآنی نظام ایک معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآنی نظریہ ترغیب و ترہیب پر میزلو کے نظریہ کو پرکھنے کے لئے کئی چیزوں کو مد نظر رکھا گیا۔ مثلا یہ کہ قرآنی نظریہ ترغیب و ترہیب کا موضوع کیا ہے؟ اس کا طریقہ ترغیب و ترہیب کیا ہے؟ اس کا دائرہ عمل کیا ہے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟ انہی کو بنیاد بنا کر میزلو کے نظریہ کو اس کی روشنی میں دیکھا اور پرکھا گیا ہے۔

نظریہ جذبہ محرکہ ایک ماہر نفسیات ابراہام میزلو کے ذاتی مشاہدے اور اس موضوع پر اس کے وسیع مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ انہوں نے اپنے یہودی پس منظر اور امریکی ماحول کا اثر بھی اس میں لیا ہے۔ یہ نظریہ میزلو کے دماغ میں موجود یادوں، اس کے لاشعور، احساسات اور جذبات کا ترجمان ہے۔ گھریلو حالات اور گھر سے باہر اس کو زیادہ پذیرائی نہیں ملی تھی۔ دوسری طرف وہ دیکھ رہا تھا کہ معاشرے کے کامیاب انسان کے پیچھے کونسی ایسی باتیں ہیں جو اس کو مقبول اور خوشحال بنا دیتی ہیں۔ اس نظریہ کے لئے یہ سب مواد باعث قرار دیا جاسکتا ہے۔

نظریہ جذبہ محرکہ کی محدودیت کی وجہ یہی ہے کہ لاشعوری طور پر اس نے اپنے ہی احساسات کو ماڈل کی شکل دی کہ کس طرح عضویاتی "ضروریات" تحفظ کی "ضروریات" پر مقدم ہیں اور وابستگی کی ضرورت، احترام الذات پر مقدم ہے۔ اس لئے اس اہرامی ماڈل میں پیدائش شخصیت کے لئے "ضروریات" کی منطقی ترتیب کو لازمی سمجھنا محل نظر ہوگا اور اس کو دلائل اور تجربات سے ثابت کرنا ضروری ہے۔ اس اہرامی ماڈل میں انسانی "ضروریات" کو گوشت پوست کے ظاہری جسم تک محدود رکھا گیا ہے۔ حالانکہ معلوم ہو چکا ہے کہ شخصیت محض ظاہری جسم کا نام نہیں ہے۔ اس کے کسی ایک پہلو پر توجہ دیتے ہوئے باقی کو نظر انداز کر دینا، کامل شخصیت کی بجائے دنیادار، مادہ پرست، دہری اور موقع پرست کو جنم دینے کا موجب ہوگا۔ انسان ایک اکائی ہے اور اس کی عقل اس کا جزو ہے۔ جزو کے لئے یہ ممکن نہیں کہ پورے اکائی کے لئے نظام ترتیب دے۔ اگر ایسا کرے تو اس میں سقم کا ہونا حیران کن نہیں۔ تاریخ فلسفہ اور نفسیات اس پر شاہد ہے کہ بڑے بڑے ناموں نے ایسے نظریات پیش کیے جن کی عملی صورت ممکن نہیں تھی اور ماضی قریب میں فلسفہ کمیونزم بھی بالآخر ناکام ہوا۔

قرآن کے اصولوں کے عمیق مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اصول انسانی شخصیت کو پنپنے میں کامیاب محرک کے طور پر کار فرما ہوتے ہیں۔ قرآن کا مقصد انسان کی ہدایت اور دنیاوی اور اخروی کامیابی ہے۔اس کے لئے قرآن نے کامیابی تک پورا راستہ بتا دیا ہے کہ کب اور کہاں کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔ کیوں کا جواب تو ظاہر ہے۔ جو لوگ راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سیدھے راستہ پر لانے کے لئے اللہ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو اکمل اور اجمل نمونہ بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ اور پچھلی امتوں کے احوال کے ذریعے ان کو راہ حق کی دعوت دی۔ صحیح اور غلط کے ادراک کے لئے انہوں نے محسوس اور غیر محسوس اشیاء کے ذریعے ان کے عقول کو متوجہ کیا۔ صحیح راستہ اختیار کرنے پر ان کو جنت کی بشارت دی اور انکار پر انہیں دنیاوی اور اخروی تخویف دی۔

قرآنی اصول ترغیب و ترہیب

حکایت / قصص (اقوام کے عروج وزوال میں ترغیب وترہیب)

قرآن کے معجزانہ اسلوب میں حکایت اور قصص ایک خصوصیت کے حامل ہیں۔ کہنے والا کہتا جائے اور سننے والا سنتا جائے۔ مثلاً "سورۃ" العادیات کی مثال میں عربوں کو ان کے مزاج اور ماحول کے مطابق میدان جنگ کا نقشہ دکھایا گیا ہے اور جب وہ کان لگا کر سننے لگتا ہے تو قرآن اپنے نفسیاتی طریقہ کے مطابق کہتا ہے۔ایک گھوڑا تو اپنے مالک کے احسانات کے بدلے میں میدان جنگ میں موت کا سامنا کرلیتا ہے لیکن انسان پر اپنے رب کے بے شمار احسانات ہیں جواباً وہ ناشکرا واقع ہوا ہے۔ قصہ یوسف علیہ السلام میں ابتداء، درمیان اور انتہا دل موہ لینے والے ہیں۔ اسی لئے اس کو بہترین قصہ قرار دیا۔ امثلہ درج ذیل ہیں۔

"لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى۔[1]

"یقیناً ان کے واقعات میں عقل و ہوش رکھنے والوں کے لیے بڑا عبرت کا سامان ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو جھوٹ موٹ گھڑ لی گئی ہو، "سورۃ یونس" کی آیات 92 اور 98 اور "سورۃ ابراہیم" کی آیات 6-8 سمیت کئی آیات میں یہ اصول مستعمل ہے۔ انسان کی نفسیاتی پہلو کے حوالے سے ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی حکایتیں پیش کی گئی ہیں اور یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بالترتیب واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ جہاں حذف شدہ کڑیاں ملایا جانا مشکل

[1]۔ سورۃ یوسف (12):111

Al-Qur'an 12: 111

نہیں۔ بنی اسرائیل کی تاریخ کو بھی اسی نظر سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کے بیان کا مقصد محض قصہ گوئی نہیں بلکہ وہ ترغیب یا ترہیب کے لئے ہی بیان ہوتے ہیں۔

تخویف وبشارت (تخویف دنیاوی، تخویف بالآخرۃ)

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے تخویف اخروی کو تذکیر بما بعد الموت اور تخویف دنیاوی کو تذکیر بایام اللہ سے تعبیر کیا ہے۔ ان واقعات سے محض آگاہی مقصود نہیں ہے شرک کی قباحت بھی ظاہر کرنا ہے۔ اسی طرح تذکیر بما بعد الموت سے یہ امور بیان کیے ہیں۔ انسانی موت کی حالت اور اس کا بے یار و مددگار ہونا اور عذاب والے فرشتوں کا سامنے آجانا وغیرہ[2]۔ جناب غلام اللہ خان رحمہ اللہ مقدمہ جواہر القرآن میں رقم طراز ہیں۔

"دعوی منوانے کے لئے قرآن مجید میں جابجا اللہ تعالی کی گرفت اور اس کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اسے تخویف یا ڈراوا کہتے ہیں۔ تخویف کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اگر تخویف کا تعلق دنیا سے ہو تو وہ تخویف دنیوی ہے۔ اور اگر اس کا تعلق آخرت سے ہو تو وہ تخویف اُخروی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالی نے الفوز الکبیر میں دونوں اصطلاحوں کو تذکیر بایام اللہ اور تذکیر بالموت سے تعبیر کیا ہے۔"[3]

تخویف دنیوی کی مثال:

"وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا"[4]

"ان سے پہلے ہم نے کئی جماعتیں تباہ کیں۔ کیا آپ ان میں سے کسی کے متعلق کچھ جانتے ہیں یا ان کی کچھ آہٹ سنتے ہیں؟"[5]

"سورۃ" طہ کی آیت 128 اور "سورۃ" الصافات کی آیت 177 میں بھی یہی اصول کارفرما ہے

---

[2]۔ شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، انڈیا، کتاب بھاوان، 2016ء، ص26

ShāhWalīullah, *Al-Fauzal-Kabir*,India, Kitab Bhavan, 1999. 26.

[3]۔ غلام اللہ خانؒ، مولانا، جواہر القرآن، شیخ القرآن کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی، 1399ھ / 1980، ج1، ص3-4

Ghulam Ullah Khan, Maulana,*Jawāhir-ul*-Qur'an. Rwalapindi: Shiekh ul Qura'nKutubKhanaRasheediya, 1399 AH/ 1980, Vol 1, 3-4.

[4]۔ سورۃ مریم (19):98

Al-Qur'an 19: 98

[5]۔ غلام اللہ خانؒ، مولانا، جواہر القرآن، ج2، ص687

Ghulam Ullah Khan, *Jawāhir-ul-Qur'an*. V. 2, P. 687.

تخویف اُخروی کی مثال:

"وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا"[6] "اور ہانک لے جائیں گے گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے۔"[7]

اس اصول کا دوسرا جزو بشارت ہے جس کے ذریعے اچھے انجام کا ذکر کر کے نیکی اور اعمال صالحہ کی ترغیب اور یا گناہوں سے بچنے پر اچھے مراتب کی بشارت ہوتی ہے۔ تبشیر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ تبشیر دنیوی اور تبشیر اخروی۔ تبشیر دنیوی کی مثال "سورۃ" نصر ہے۔ جب کہ تبشیر اخروی کی مثال "سورۃ" کہف کی آیت 107 ہے۔ قرآن میں بشارت دنیوی بہت کم آئی ہے۔۔[8] اس آیت میں بشارت اخروی مذکور ہے۔ اور برائی سے بچنے کی ترہیب کا اسلوب لایا گیا ہے۔

"إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا"[9]"

اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو تمہاری چھوٹی برائیوں کا ہم خود کفارہ کر دیں گے۔ اور تم کو ایک باعزت جگہ داخل کریں گے۔"

تسلی (حصول و عدم حصول مقصد سے قطع نظر محنت اور جدوجہد کامیابی قرار دی جانا)

رسول مکرم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔ کہ اگر کفار ایمان نہ لائیں، قرآن اور نبی اکرم ﷺ کی حقانیت کو جھٹلائیں تو غم زدہ نہ ہوں کیونکہ اس سے قبل بھی کفار انبیاء کو یوں جھٹلا چکے ہیں۔ "فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ"[10] لہذا (اے پیغمبر) یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں، تم ان پر صبر کرو۔" اور "وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ "[11]" اور (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلا رہے ہیں تو تم سے پہلے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا گیا ہے۔"

---

[6]۔ سورۃ مریم (19):86

Al-Qur’an 19: 86

[7]۔ غلام اللہ خانؒ، مولانا، جواہر القرآن، ج 2، ص 686

Ghulam Ullah Khan, *Jawāhir -ul-Qur’an*. Vol 2, 686

[8]۔ غلام اللہ خانؒ، مولانا، جواہر القرآن، ج 1، ص 04

Ghulam Ullah Khan, *Jawāhir -ul-Qur’an*.V. 1, 4.

[9]۔ سورۃ النساء (04):31

Al-Qur’an 4: 31

[10]۔ سورۃ طہ (20):130

ترادف، تقابل اور توازن میں ترغیب وترہیب

اس اصل کا ماحصل یہ ہے ۔ کہ قرآن مختلف اشیاء کے تقابل اور توازن سے کسی شے کی ترغیب دیتا ہے۔ مثلاً زمین و اسمان، دن اور رات، جنت و دوزخ، نیکی اور بدی، اچھی حالت اور بری حالت، موسموں اور دوسری بہت سی چیزوں سے ترغیب وترہیب کا کام لیتا رہتا ہے۔ درج ذیل آیات میں یہ اصل کارفرما نظر آتا ہے۔

"تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"[12]

"نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو۔"

لفظ تعاون کا تکرار موثر ہے۔ اسی طرح "البر" اور "التقوی"، اور "اثم" اور "عدوان" کے متوازی الفاظ ترغیب وترہیب کا کارآمد اسلوب ہے۔

سورۃ اعراف کی آیات 8 میں وزن کا لفظ بذات خود حق کی علامت ہے۔ لفظ حق کے ذکر سے اس میں تاکید لائی گئی ہے۔ اسی طرح وزن کے ہلکے ہونے اور بھاری ہونے کے مقابل الفاظ قاری کو جو تخیل دیتے ہیں۔ وہ آسانی سے نیکی کی طرف راغب اور بدی سے مرہوب ہوتا ہے۔ آگے ان کے کامیاب اور ناکام ہونے کا ذکر ترغیب وترہیب کا یہ مضمون مکمل کرتے ہیں۔ اور سورۃ اعراف کی آیت 29 میں بھی لفظ "فریقا" کا تکرار قابل غور ہے۔ پھر ہدایت اور گمراہی کے متضاد الفاظ کے تقابل سے قاری کے ذہین کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ سورۃ قریش میں گرمی اور سردی کے سفر کا ذکر کرکے ہر طرح سے مخاطب کا ذہن راغب کیا جارہا ہے۔

فطری ضروریات، تقاضے، جمالیات اور شرافت انسانی

قرآن کا جمالیاتی پہلو موثر اور مُعجِز انداز لیے ہوئے ترغیب وترہیب کا کام سرانجام دیتا ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔ سورۃ نوح کی آیات 10 تا 20 میں انسان کی بنیادی "ضروریات"، یعنی کھانا، پینا، مال و اولاد، وجاہت وغیرہ کا ذکر ہے۔ آیات میں انسان کی حس جمالیات کو بھی چھیڑا گیا ہے۔ یعنی بارش کا برسنا، باغوں اور کھلیانوں کا

Al-Qur'an 20: 130

[11]۔ سورۃ فاطر (35):04

Al-Qur'an 35: 4

[12]۔ سورۃ المائدہ (05):2

Al-Qur'an 5: 2

سرسبز ہونا اور نہروں کا جاری ہونا وغیرہ۔ ایسے میں جب انسان کی آل اولاد اس کے پاس محفوظ ہو پھر اور کیا چاہیے؟" سورۃ" حجر آیات، 16 تا 20 میں بھی ایسا ہی ترغیب ہے۔

امثال، استعارات، تحدی اور اعجاز (قرآن کا مقابلہ نہ کرسکنا وغیرہ میں ترغیب و ترہیب کے عناصر)

"سورۃ" البقرۃ کی آیت 17-24 میں بہت دلچسپ پیرائے میں تشبیہات اور استعارات سے منافقوں اور مشرکوں کی امثلہ ہیں۔ یعنی ایک آدمی آگ جلاتا ہے۔ آگ کے جلتے ہی رب نے اس کی بصارت سلب کرلی اور انہیں تاریکیوں میں ڈال دیا کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ وہ سماعت، گویائی اور دیکھنے کی حس سے محروم ہیں چنانچہ اب وہ واپس نہیں آئیں گے۔ اللہ منکرین کو چیلنج دے رہا ہے کہ قرآن کے بارے میں شکوک کرنے والے ایک ہی" سورۃ" بنالائیں۔ اور اگر سچے ہو تو اللہ کے سوا تمام مخلوق کی مدد لے لو۔ پھر بھی تم یہ کام نہ کر سکو گے۔

تدبر و تفکر (تکمیل شخصیت، تکمیل خاندان، امور مدنیہ وغیرہ کا حصول بذریعہ تدبر و تفکر)

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے انسان کو تفکُّر، تدبُّر اور تذکُّر کی ترغیب کے لئے کئی صیغے استعمال کیے ہیں۔ مثلاً "افلا تذکّرون"، "افلا تتفکّرن"، "افلا یتدبّرون "،اور دوسرا انداز یہ ہے کہ "لعلّکم تذکّرون"، "لعلّکم تتفکّرون "وغیرہ جملے لاتے ہیں۔ جس میں لطیف انداز میں ترغیب اور ترہیب ہوتا ہے۔ "اولوالالباب"، "اولوالابصار "اور "اولوالنھی "وغیرہ بھی جیسے مرکبات سے بھی یہی کا کام لیا جاتا ہے۔ "إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَى"[13] اور "وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ"[14] اور " إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ"[15] اور "أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرآنَ"[16] اور "أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ"[17] سے یہ اصول واضح ہو رہا ہے۔

---

[13]۔ سورۃ طٰہٰ (20):54

Al-Qur'an 20: 54

[14]۔ سورۃ ال عمران (03):07

Al-Qur'an 3: 7

[15]۔ سورۃ ال عمران (3):13

Al-Qur'an 3: 13

[16]۔ سورۃ محمد (47):24

Al-Qur'an 47: 24

[17]۔ سورۃ الاعراف (07):185

محسوس اشیاء سے ترغیب وترہیب (کھانے، پینے، راحت، جنسی تسکین، دنیاوی واخروی انعامات حسیہ۔)

عقل اور حواس انسان کے پاس فہم وادراک کے ظاہری اسباب ہیں۔ قرآن ان کے استعمال کی دعوت دیتا ہے۔ " سورۃ" النحل 11،10 میں محسوس اشیاء اور سورۃ الروم آیات 20-24 میں تقریبا 17 قسم کی محسوس چیزوں سے ترغیب دی جا رہی ہے۔

"وَفِيالْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ-"[18]

"اور زمین میں مختلف قطعے ہیں جو پاس پاس واقع ہوئے ہیں۔ اور انگور کے باغ اور کھیتیاں اور کھجور کے درخت ہیں، جن میں سے کچھ دہرے تنے والے ہیں، اور کچھ اکہرے تنے والے۔ سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں، اور ہم ان میں سے کسی کو ذائقے میں دوسرے پر فوقیت دے دیتے ہیں۔ یقیناً ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیں۔"

محسوس اشیاء سے ترہیب (مثلاً بھوک، پیاس، دنیاوی رسوائی اور عذاب جہنم وغیرہ)

انسان کو مختلف امتحانات سے گزار کر آزمایا جائے گا۔ جس میں سلامتی اور تحفظ کو خطرہ لاحق ہونا، کھانے پینے کی اشیاء کا کم یا ختم ہو جانا، متعلقین کا قتل ہو جانا یا ان کا کم ہو جانا، اموال اور جائدادوں کا تباہ حال ہونا اور پھلوں اور حاصلات کا کم ہو جانا وغیرہ شامل ہیں۔ ذیل کی آیت مبارکہ میں محسوس طریقے سے ترہیب ہے۔

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِين"[19]

"اور دیکھو ہم تمہیں آزمائیں گے ضرور، (کبھی) خوف سے اور (کبھی) بھوک سے (کبھی) مال و جان اور پھلوں میں کمی کر کے اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنا دو۔"

Al-Qur'an 7: 185

[18] سورۃ الرعد (13):04

Al-Qur'an 13: 4

[19] ۔ سورۃ البقرۃ (02):155

Al-Qur'an 2: 155

معقول اشیاء سے ترغیب (جیسے بلند مرتبہ، کامیابی، رضائے الٰہی وغیرہ)

"سورۃ" النساء کی آیت 13 اور "سورۃ" توبہ کی آیات 71، 72، 89 میں اللہ کی اطاعت کے نتیجے میں جنت میں داخلہ کو بڑی کامیابی کہا گیا ہے اور اسی "سورۃ" کی آیت 73 میں فرماتے ہیں۔ جب کہ منافق، مسلمانوں کی کسی دنیاوی کام میں کامیابی دیکھ کر تمنا کرتا ہے کہ کاش وہ بھی کامیاب ہوتا۔ حالانکہ جس چیز کو وہ کامیابی سمجھتا ہے وہ حقیقی کامیابی نہیں بلکہ اصل کامیابی آخرت کی ہے۔ "سورۃ" انعام کی آیت 16 میں عذاب کے ٹل جانے کو کامیابی گردانا گیا ہے۔ "سورۃ" توبہ آیت 100 میں فرمایا کہ جو ایمان لانے میں سبقت لے گئے اور نیک عمل کئے تو کامیاب ہو گئے۔ اسی "سورۃ" کی آیت 111 میں اللہ کی راہ میں جان کے سودے کو اور نتیجتاً اللہ کے راضی ہونے، پرہیز گاری، جہنم کی آگ سے بچ کر جنت میں چلے جانا تمام اہل ایمان مردوں اور عورتوں کے لئے کامیابی ہوگی۔

معقول اشیاء سے ترہیب (مثلاً ناکامی، ذلت، شرمندگی، اللہ کی ناراضگی وغیرہ۔)

اللہ پر جھوٹ باندھنے والے (یونس 69) گنہگار (یونس 17) جادوگر (یونس 77) (طہ 69) ظلم کرنے والے (یوسف 23) مرتد ہونے والے (الکہف 20) اعمال کے بھاری بوجھ والے (المومنون 102) کفار شرک کرنے والے (المومنون 117) کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ ان آیات میں مخاطب کو کہا جارہا ہے کہ ان باتوں میں پڑنے والے ناکام رہیں گے۔ ایسی شخصیت مے حامل اخروی کامیابی سے ہم کنار نہیں ہوں گے۔

تزہید بالدنیا و ترغیب للآخرۃ (یعنی دنیا سے بے رغبتی اور آخرت سے لگاؤ)

اسی لئے قیامت سے ڈرنے والوں کے لئے خوش خبری اور تسلی ہے کہ یہ دنیا کا سامان تو محض کھیل کود ہے۔ چند دن کا بہلاوا ہے۔ جس نے ان کو آخرت سے غافل کر دیا ہے۔ اصل تو آخرت ہے۔ پس اگر تم سمجھتے ہو تو آخرت، ڈرنے والوں کے لئے اس دنیا سے کہیں بہتر اور مرغوب ہے۔[20]

"وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ"[21]

---

[20] ۔ امین احسن اصلاحیؒ، مولانا، تدبر قرآن، فاران فاونڈیشن، فلک شیر پرنٹرز، لاہور، 2009، ج3، ص38

Amin AḥsanIṣlāḥī,.*Tadabbur-e-Qur'an*. Lahore: Falak Sher Printers, 2009, V. 3,P. 38.

[21] ۔ سورۃ الانعام (06):32

Al-Qur'an 6: 32

"اور دنیوی زندگی تو ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں۔ اور یقین جانو کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ان کے لیے آخرت والا گھر کہیں زیادہ بہتر ہے۔ تو کیا اتنی سی بات تمہاری عقل میں نہیں آتی؟"

اس آیت میں مخاطبین کو براہ راست ڈرایا گیا ہے کہ تم کو جو یہ دنیاوی رفاہیت حاصل ہے۔ اس پر اتنا اترانا نہیں کیونکہ یہ چند روزہ ہے۔۔ پس اس عارضی چمک دمک کی وجہ سے آخرت کو ضائع نہ کریں۔ عقل سے کام لیں۔[22]

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

قرآن کتاب ہدایت ہے کی حیثیت سے نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتا ہے۔ لسان العرب میں ہے۔

" والمعْرُوف: ضدُّ المنْكَر. والعُرْفُ: ضِدُّ النُّكْر--- وَهُوَ كلُّ مَا تَعْرِفه النَّفْسُ مِنَ الخيْر وتَبْسَأُ بِهِ وتَطمئنّ إِلَيْهِ"[23]

قرآن و حدیث میں معروف نیکی، طاعت اور مرغوب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔۔۔ توحید، فرائض اور مندوبات سب کو شامل ہے۔۔۔ اور جو بات قرآن و سنت سے موافق ہے وہ معروف ہے۔[24] معروف کے چار معنی ہیں۔(ا) قرض ("سورۃ النساء 6" و 114)۔(ب) عدت کے بعد عورت کا بننا سنورنا(" سورۃ البقرۃ" 234 و 240)۔(ج) اچھا وعدہ کرنا(" سورۃ نساء" 8)۔(د) کسی پر خرچ کرنا اپنی استطاعت اور مالداری کے مطابق(" سورۃ البقرۃ 233 و 241)۔"[25]

النُّكْرُ والنَّكْراءُ: الدَّهاءُ والفِطنة. وَرَجُلٌ نَكِرٌ ونَكُرٌ ونُكُرٌ ومُنْكَرٌ مِنْ قَوْمٍ مَناكِير: دَاهٍ فَطِنٌ"[26]

---

[22]۔ احسن اصلاحیؒ، تدبر قرآن، ج5، ص694

AḥsanIṣlāḥī, *Tadabbur-i-Qur'an*, V. 5, P. 694.

[23]۔ ابن منظورؒ الافریقی، محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب،، دار صادر، بیروت، ج9، ص239

Ibn Manzūr al-Afrīqī, Muhammad ibn Mukarram ibn `Alī. *Lisān al-'Arab*. Beirut: Dāre Sādir, 2006, V. 9, P. 239.

[24]۔ عبد السلام الرستمی، ابو ذکریا، احسن الکلام، جامعہ عربیہ لاشاعۃ التوحید والسنہ، پشاور، 1420ھ، ج2، ص661

Abdus Salām Rustamī,Abu Zakariya. *Aḥsanal-Kalām. Peshawar:* Jamia Arabia LiIsha'atal-Tauḥeedwa Sunnah, 1420 AH, V. 2,P. 661.

[25] الدامغانیؒ، ابو عبد اللہ الحسین بن محمد، الوجوہ و النظائر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2000: ص429-30

Ad-Damghāni, Abu Abdullah al-Hussain bin Muhammad. *Al-Wujūhwan.Naẓair*Beirut: Dāral-Kutub Al-Ilmiya, 2000. 429-430.

[26]۔ ابن منظورؒ، لسان العرب، ج5، ص232

شریعت میں جس قول اور عمل کا قبح ثابت ہو اسے منکر کہتے ہیں۔۔۔ یا سنت مطہرہ سے متصادم ہو۔[27]

"فَالْأَمْرُ قَوْلُ الْقَائِلِ اسْتِعْلَاءً أَيْ عَلَى سَبِيلِ طَلَبِ الْعُلُوِّ وَعَدِّ نَفْسَهُ عَالِيًا افْعَلْ"[28]

" النَّهْيُ هُوَ قَوْلُ الْقَائِلِ لَا تَفْعَلْ اسْتِعْلَاءً أَوْ طَلَبُ تَرْكِ الْفِعْلِ أَوْ طَلَبُ كَفٍّ عَنْ الْفِعْلِ اسْتِعْلَاءً،"[29]

قرآن میں ساتھ ساتھ استعمال ہونے سے ظاہر ہے کہ یکجاہ ہیں۔ ایک کے بغیر دوسرا ادھورا ہے۔

"وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ -"[30]

"اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی چاہئیے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں، اور برائی سے روکیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔"

"سورة آل عمران" آیت، 114، 113، 110، "سورة" الاعراف کی آیت 157 اور "سورة" التوبۃ کی آیت 41، 71 اور 112 اور "سورة" لقمان کی آیت 17 میں اس اصول پر مبنی ترغیب و ترہیب کی تفصیل ہے۔

میزلو کا نظریہ انسانی جذبہ محرکہ

یہ نظریہ ابراہام میزلو[31] نے انسانی "ضروریات" کو ایک خاص ترتیب دے کر مرتب کیا ہے اور اسے ایک اہرام کی شکل میں پیش کیا۔ اگلے مراحل کی "ضروریات" کی تکمیل تب ہی ہوتی ہے جب نچلی "ضروریات" پوری ہو جائیں۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق۔

Ibn Manzūr, *Lisān al-'Arab*, V. 5, P. 232.

[27]۔ ایضاً، الرستمی، ج2، ص661

Abdus Salaam Rustami, *Ahsanal-kalam, Vol 2, 661*.

[28] التفتازانیؒ، سعد الدین، مسعود بن عمر، التلویح، مکتبہ صبیح، مصر، ج01، ص288

Sa'adaddinMasūd ibn Umar al-Taftazānī, at-Talwīḥ, Egypt: MaktabaSabeeḥ, Vol: 1. P. 288.

[29]۔ ایضاً، التفتازانیؒ، ج01، ص414

Ibid, 414.

[30]۔ سورة ال عمران (03):104

Al-Qur'an 3: 104

[31]۔ میزلو یہودی والدین کے ہاں 1908 میں پیدا ہوئے۔ بیسویں صدی کے صف اول کے ماہر نفسیات تھے۔ آپ کا تعلق انسانیت پسند مکتبہ فکر سے تھا۔ 1943 میں اپنا نظریہ انسانی جذبہ محرکہ پیش کیا۔ 1970 میں فوت ہوئے۔

"Hierarchy of needs: An ordering of human needs according to their relative importance to human beings suggested by Abraham Maslow. In this hierarchy physical needs such as oxygen, warmth, water, and food are most important. Second are needs for safety. Third are needs for social connection. Fourth are needs for self and social esteem. Fifth and last is a set of growth needs, which vary unpredictably from one individual to the next and frequently include beauty, harmony, knowledge, and order. "[32]

آپ کا اہرام پانچ درجات پر مشتمل ہے۔ میزلو ان انسانی "ضروریات" کو "مقاصد" کے تناظر میں دیکھتا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ احتیاجات یا "ضروریات" منطقی انداز میں پوری ہوتی ہیں اور جب تک نچلے درجہ کی "ضروریات" پوری نہ ہوں اگلے درجہ کی پوری کرنا ممکن نہیں ہیں۔

1 عضویاتی "ضروریات": "Physiological needs" اس میں جسمانی "ضروریات" کو اولیت حاصل ہے۔(ہوا، کھانا، پانی، نیند اور لباس وغیرہ)

2 تحفظ: "Safety needs" اس میں مختلف حوالوں سے تحفظ کو اولیت حاصل ہے۔(، صحت، نوکری ، جائداد، خاندان اور استحکام وغیرہ)

3 معاشرتی "ضروریات"، وابستگی اور محبت "Love and belongingness needs" اس درجہ میں محبت اور تعلقات کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔(دوستی، خاندان، لگاو و یگانگت، وغیرہ)

4 "احترام الذات" یا "درجہ خود اعتمادی" یا عزت نفس "Self-esteem" میں ذاتی کامیابیاں، دوسروں کی عزت، تعلقات بنانا، انفرادیت اور اپنا آپ منوانا جیسی "ضروریات" شامل ہیں۔

Maslow was born to Jew parents in 1908. He was a leading psychologist of twentieth century. He belonged to humanistic school of thought of psychology. He presented his theory of human motivation in 1943. He died in 1970.

[32]David, *Matsumoto*, The Cambridge Dictionary of Psychology, New York: Cambridge University Press, 2009. 234.

5 تکمیل شخصیت یا تحقق الذات کی " ضروریات ""Self-actualization"اس گروپ میں تخلیقی صلاحیتیں، اخلاقیات، قبولیت، مقصدیت، بے ساختگی، بے تکلفی اور اندرونی توانائی کا مفید استعمال جیسی " ضروریات "شامل ہیں۔ اپنے بل بوتے پر کچھ بننا اور دوسروں کی مدد کرنا تحقق الذات کے خواص ہیں۔[33]

تحریک Motivation کیا ہے؟

تحریک لاطینی لفظ Movere سے ماخوذ بمعنی حرکت کرنا ہے۔ اس کی وجہ سے جسم سرگرمی اور عمل پر آمادہ ہوتا ہے۔۔[34] اسے دوسرے الفاظ میں ترغیب کہیں گے اگر عمل کرنے پر ابھارے۔ اور ترہیب کہیں گے اگر عمل کرنے سے روکے۔ کیمبرج ڈکشنری میں ہے۔

"The hypothetical physic-mental force that leads humans and other animals to act 2. In learning theory, any situation which acts to punish or reinforce particular behavior3. A willingness to make an effort in the pursuit of a goal. 4. The process or action of convincing others to make an effort in the pursuit of a goal".[35]

رش Rush کے بقول محرک عضویہ کی ایسی کیفیت ہے جو اسے مقصد کے حصول پر اکساتی ہے۔ ڈالرڈ اینڈ ملر Dollard & Millar کہتے ہیں کہ وہ طاقتور مہیجات جو فرد کو سرگرمی پر اکساتے ہیں۔ تحریک کہلاتے ہیں۔ وٹیکر Whittaker سمجھتے ہیں کہ محرک میں فرد کے وہ اعمال شامل ہیں جو وہ مختلف مقاصد کی تکمیل کے لئے اختیار کرتا ہے۔[36] محرک ایک ایسی ضرورت اور خواہش ہوتی ہے جو رویہ یا کردار کو توانائی بہم پہنچائے اور اسے آگے بڑھائے۔ ہماری محرکات ہماری فطرت (جسمانی دھکا) اور ہماری نشوونما (ہماری سوچ اور ثقافت کے افعال سے کھینچنا) کی باہمی تعامل

---

[33]Maslow, A. H. *A Theory of Human Motivation* Originally Published in *Psychological Revie. 2000. 50, 370-396.*

[34]شہناز، مسز رخشندہ، کاروان نفسیات، مکتبہ کارواں، لاہور، 2006، ص219

Shahnāz, Rukhshanda. *Kārwān e Nafsiyāt*. Lahore: MaktabahKārwān, 2006. 219.

[35] -*Matsumoto*, The Cambridge Dictionary of Psychology, 319.

[36]۔ ایضاً، ص220

Ibid, p. 220.

کی نتیجے میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔[37] بالفاظ دیگر کردار کا وہ باطنی تاثر جس کی نمائندگی عضویاتی حالات، دلچسپیوں، رویوں اور خواہشات سے ہوتی ہو۔ وہ تحریک کہلاتی ہے۔

تقابل اور تجزیہ

بدن بطور ایک مکمل اکائی:

"ضرورت" کے ادراک اوراس کو پورے کرنے کے لئے بدن بطور ایک مکمل اکائی کے کام سرانجام دیتا ہے۔[38]یعنی انسانی بدن مکمل Perfect ہے۔ یہ بات کافی حد تک درست ہے۔

"الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ - فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ-"

"جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے ٹھیک بنایا، پھر تیرے اندر اعتدال پیدا کیا؟ جس صورت میں چاہا، اس نے تجھے جوڑ کر تیار کیا۔"

انسانی بدن کے تمام نظام ایک دوسرے سے مربوط، محیر العقول انداز میں اپنی سرگرمی انجام دیتے ہیں، انہوں نے ہر نظام کا تفصیلی انداز میں تجزیہ کیاہے اور ثابت کیاہے کی یہ اللہ کی وحدانیت اور خالقیت کی دلیل ہے۔[39]

میزلو نے اپنے ماڈل میں روحانی اور مابعد الطبیعاتی عوامل کو جگہ نہیں دی۔ قرآن انسانی شخصیت کے لئے دنیاوی اور اخروی اندگی کو بھی سامنے رکھ کر ترغیب وترہیب دیتاہے۔

محرکات بطور اکائی:

محرکات کبھی بھی ایک دوسرے سے مکمل طور پر الگ نہیں ہوتے، بلکہ خواہش دراصل پوری اکائی کی طرف سے ہوتی ہے۔ محرکِ محبت، فہم شخصیت کے لئے، محرکِ بھوک سے زیادہ کارگر ثابت ہوسکتا ہے۔ محرکِ بھوک جتنا سادہ معلوم ہوتا ہے وہ اتنا سادہ ہے نہیں۔[40]

---

[37]David, G Myers. *Exploring Psychology*. New York: Worth Publishers, 2014, Ed 9. 352.

[38]Abraham, H. Maslow (1970). *Motivation and Personality*. New York: Harper & Row Publishers, 1954. 19-20.

[39]۔ سید قطب شہید، فی ظلال القرآن، (مترجم) سید معروف شاہ شیرازی، ادارہ منشورات اسلامی، لاہور، 1997، ج:6، ص866-869

Sayyid Qutab Shaheed, *Fi Ẓilal al-Qur'an (Translated by Syed Maroof Shah Sherazi)*. Lahore: Idara Manshoorat e Islami, 1997, Vol 6. 866-869

قرآن بھی محبت ، نرمی اور حسن اخلاق اور درگزر کو بھوک وغیرہ محرکات کے مقابلے میں کہیں مضبوط بتاتا ہے۔"

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ- "41"

بھوک اور پیاس کے باوجود حُب محمد ﷺ ایسا محرک ہے کہ صحابہ نے حضور اقدس ﷺ کو سخت حالات میں کبھی اکیلا نہیں چھوڑا۔ معلوم ہوا کہ بھوک اور تحفظ بنیادی "ضروریات" ہوکر بھی اول درجہ کے محرکات نہیں ہیں۔

ہر خواہش کا ایک محرک:

میزلو کے نزدیک عمل یا خواہش کا محض ایک محرک ہوتا ہے۔ مثلاً جنسی خواہش، اس کا مقصد محض خواہش کی تسکین نہیں بلکہ اس کے پیچھے کئی ایک لاشعوری مقاصد بھی کارفرما ہیں۔[42]

محسوس اشیاء سے ترغیب کے اصول پر یہ بات درست ہے کہ کسی عمل یا خواہش کے ایک سے زیادہ محرک ہوسکتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری بھی نہیں۔ جنسی خواہش کی مثال پر یہ بات درست بیٹھ سکتی ہے۔ کہ جنسی خواہش کی تکمیل جسمانی تسکین اور اولاد ہوتی ہے۔ رب کریم کا نوجوانوں کو بذریعہ نکاح پاک دامنی کی ترغیب اس پر دال ہے۔ کہ پاک دامنی نکاح میں مضمر ہے۔[43] مردوں کے لئے عورتیں کھیتیاں قرار دیا جانا "نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ" اور خاندانی تعلقات "وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" جیسی عبارات میں اللہ جل شانہ بیویوں سے اچھی زندگی گزارنے کی ترغیب دیتے ہیں۔" فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا "44" پھر اس کو نسبی اور سسرالی رشتے عطا کیے۔" میں مزید فوائد ہیں۔

---

[40]-Maslow, *A Theory of Human Motivation*, 20-22.

[41]۔ آل عمران(3):159

Al-Qur'an 3: 159

[42]- Maslow, *A Theory of Human Motivation*, 23.

[43]۔ سورۃ البقرۃ(02):223

Al-Qur'an 2: 223

[44]۔ سورۃ الفرقان(25):54

تحریک ایک مستقل شے:

نظریہ محرکہ کے مطابق تحریک ایک مستقل چیز ہے۔ نہ ختم ہونے والی، ادھر ادھر نہ ہونے والی اور پیچیدہ۔ اور یہ تقریبا ہر نامیاتی عمل کی آفاقی خصوصیت ہے۔[45]

تحقق الذات کے حصول کے لئے یقینا مستقل محرک کی ضرورت ہے۔ رضائے الٰہی اور جنت کے حصول کے لئے قرآن ترغیب و ترہیب کے اصولوں کو استعمال کرتا ہے۔

"يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا "[46] "

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، یقینا اللہ سارے گناہ معاف کر دیتاہے۔"

مربوط محرکات:

محرکات کو الگ الگ نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔[47]

جن چیزوں کو میزلو محرکات قرار دیتا ہے۔ وہ آپس میں ملے ہوتے ہیں۔اگر قرآن کے اصول بشارت و تخویف کو دیکھا جائے تو وہ تقریبا ہر جگہ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ان کے ساتھ اصول حکایت و قصص اوراس کے ساتھ اصول تسلی لگا ہوتا ہے۔ یہ ترغیب و ترہیب کا ایک پورا نظام ہے۔یہی صورت حال میزلو کے محرکات کا بھی ہے۔ باوجود اس حقیقت کے کہ ان کی ترجیحی ترتیب کیاہے۔ یہ محرکات آپس میں مربوط ہوتے ہیں۔

محرکات اور ماحول سے موافقت:

میزلو سمجھتے ہیں کہ انسانی رویوں کو جانچنے اور سمجھنے کے لئے انتقاد لازمی ہے کہ phyletic scalesمیں محرکاتی شعور کے مقابلے میں ہوس کے ساتھ ماحول سے موافقت

Al-Qur'an 25: 54
45 -*Maslow, A Theory of Human Motivation*, 24.

46۔سورۃالزمر(39):53

Al-Qur'an 39: 53
47- *Maslow, A Theory of Human Motivation*, 25-26.

کے عناصر بھی شامل ہو جاتے ہیں۔[48] قرآن کے اصول امثال کی رو سے جانوروں کے رویوں میں اور انسانی جذبات میں کافی موافقت پائی جاتی ہے۔تشبیہات اور استعارات کے استعمال سے کوئی خاص صفت مراد لی گئی ہے۔ مثلاً گدھے کے ذکر سے جہالت اور گھوڑے کے ذکر سے جفاکشی اور وفاداری کی طرف اشارہ ہے۔کفار کو جانوروں سے تشبیہ دینا بلکہ بدتر قرار دینا قابل عبرت ہے۔

محرک اور ماحول لازو ملزوم:

محرک ماحول کا لحاظ کیے بغیر شاذ و نادر ہی انسانی رویے میں کسی جوہری تبدیلی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ نظریہ کرداریت ایسا نہیں کرتا بلکہ اس میں اضافے کا باعث ہوتا ہے۔[49] قرآن مجید اس سلسلے مین رہنما ہے۔ ہر بشر میں رب نے نیکی اور بدی کی صلاحیت ودیعت کی ہے۔ ماحولیاتی محرکات بھی اثر پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن من جملہ اس کی فطرت وہی رہتی ہے۔ ہاں آہستہ آہستہ بدلتا جاتا ہے ۔پیغمبر پاک ﷺ نے حقیقت کشائی یوں کی۔

"أبوهريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل مولود يولد على الفطرة فأبواه يهودانه وينصرانه ويمجسانه"[50]

رویہ، اظہار شخصیت:

ہر رویہ رد عمل نہیں ہے۔ بلکہ بعض رویے ذات کا اظہار ہوتے ہیں، جسے تحقق الذات Self- actualization سے تعبیر کیا جات ہے۔[51]

قرآن میں انسانی شخصیت یہی ہے کہ اچھے سلوک پر خوش ہوتا ہے اور اس پر ذرا سا امتحان آجائے تو پھر شکوے شروع کر دیتا ہے۔ یعنی رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ "سورۃ" البقرۃ آیت 197، 215؛ "سورۃ" النساء آیت 127؛ "سورۃ" الاحزاب آیت 06؛ "سورۃ" الشوری آیت

---

[48]- Maslow, *A Theory of Human Motivation*, 28.

[49]-Ibid, 29

[50]۔البیہقیؒ، احمد بن الحسین، السنن الکبری، طبعہ: الثالثہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1424ھ-2003م، ج6، ص335

Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn Ḥusayn. *As-Sunan al-Kubra. Beirut:* Dāral-Kutub al-Imiyah,1424 AH,2003, Ed 3. 335

[51] -*Maslow, A Theory of Human Motivation*, 30.

25؛ کبھی کوئی کام کرنے پر ترہیب بھی دی ہے کہ ایسا کرنے پر فلاں عذاب ملے گا۔جیسا کہ " سورۃ" البقرۃ آیت 279، 282، " سورۃ" الاعراف آیت 91وغیرہ۔

محرک قابل حصول ہوتا ہے:

وہ "مقصد" محرک بن سکتا ہے۔ جو حاصل ہو سکے۔قرآن یہ قضیہ مثال و استعارے سے موکد طرز میں پیش کرکے دخول جنت کفار کے لئے محال بتلاتا ہے۔

"إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ"[52]

"(لوگو)یقین رکھو کہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے،اور تکبر کے ساتھ ان سے منہ موڑا ہے، ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے،اور وہ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک کوئی اونٹ ایک سوئی کے ناکے میں داخل نہیں ہو جاتا۔اور اسی طرح ہم مجرموں کو ان کے کیے کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔"علامہ زمخشریؒ کے خیال میں جمل عظیم الجثۃ ہونے کی مثال ہے اور سوئی کا ناکہ تنگ ہونے کی مثال ہے۔۔۔ اونٹ جیسا بڑا جانور تو کسی بڑے دروازے ہی سے داخل ہو سکتا ہے نہ کہ سوئی کے ناکے میں۔[53]

محرک قابل اعتماد ہونا چاہیئے:

کمزور اور بیمار انسان محرک کے بارے معلومات کے حصول کے لئے کارآمد نہیں ہے۔[54] قرآن کی نظر میں ایسے لوگ بے کار نہیں ہیں۔ ان کے لئے خصوصی احکام اور رخصتیں ہیں۔

"لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ "[55]

---

[52]۔سورۃ الاعراف(7):40

Al-Qur'an 7: 40

[53]۔الزمخشری، محمود بن عمرو، أبو القاسم ،الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل،، دار الکتاب العربی، بیروت، ط: الثالثۃ، 1407ھ،ج02،ص104،103

Al-Zamakhsharī, Maḥmūd ibn Umar, Abū al-Qāsim. *Al-Kashshāf 'an Ḥaqa'iq at-Tanzil. Beirut:* Dār al-Kitab al-Arabī, 1407 AH, Ed 3. 103-104.

[54] -*Maslow, A Theory of Human Motivation*, 33.

[55]۔سورۃ التوبۃ(9):91

Al-Qur'an 9: 91

"کمزور لوگوں پر (جہاد میں نہ جانے کا) کوئی گناہ نہیں، نہ بیماروں پر، اور نہ ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں ہے۔"

"«إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا مَا سِرْتُمْ مِنْ مَسِيرٍ وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ---هُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ»"[56]

خوف لاشعور میں دبا ہوتا ہے

میزلو کی یہ بات کہ بچپن کا خوف جوانی میں بھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔ درست ہے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کو محبت، شفقت اور نرمی سے پالنا چاہیئے۔ تاکہ شخصیت کی بڑھوتری ہو اور نفسیاتی مسائل سے بچاؤ ہو۔ اولاد کو قتل نہ کرنے کا حکم "سورۃ انعام" آیت 06 میں اور "سورۃ الاسراء" آیت 17 میں، اور "سورۃ" ممتحنہ آیت 12 میں تو نبی الرحمت ﷺ کو عورتوں سے بچوں کو نہ مارنے پر بیعت لینے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔"وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي "[57]اور میرے لیے میری اولاد کو بھی صلاحیت دے دیجیے۔"

" عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ، وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ»"[58]

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے کبھی بھی اُسے نہیں جھڑکا، نہ ہی سختی کی۔ اف تک نہیں کی۔ کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں چھوڑا۔

---

[56]۔ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابو عبد اللہ القزوینی، سنن ابن ماجہ، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی، ص198
Ibn Mājah, Abū'Abdullah Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Sunan Ibn Mājah. Karachi:* Qadeemī Kutab Khana. 198.

[57]۔سورۃ الاحقاف(46):15
Al-Qur'an 46: 15

[58]۔الترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، الجامع الترمذی، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی، مصر، ط: الثانیہ، 1395ھ-1975م، ج04، ص 368(جب کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم سمیت متداول کتب حدیث میں منقول ہے۔)
At-Tirmidhī, AbūʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā. *Jami' at-Tirmidhi*. Egypt: Maktabah-al-Bābī al-Ḥalbī 1395 AH/1975, Ed 2, V. 4,P. 368.

احترام الذات کا پیمانہ:

میزلو کے خیال میں احترام الذات Self-esteem خود عزتی اور عزت افزائی کے ذریعے دیکھی جاسکتی ہے۔ اپنی صلاحیتوں کا ادراک خود عزتی کہلائی جائے گی۔اس کے محتویات میں خود اعتمادی، خود انحصاری ، ذاتی قدر، مضبوط اعصاب اور موزوں رویے شامل ہیں۔[59] احترام الذات Self-esteem کی یہ تعبیر قرآنی اصولوں سے جوڑ نہیں کھاتی۔ بلکہ قرآن خود پسندی، اپنی تعریف ، ریاکاری اور احسان جتلانا جیسی باتوں کی مذمت کرتا ہے۔ خود اعتمادی اور خود انحصاری معیوب نہیں۔ البتہ اعتماد اساسی طور پر اللہ پر ہونا چاہیئے۔ ملاحظہ ہو "سورۃ" ال عمران آیت نمبر 159 ۔ مضبوط اعصاب اور رویے تو مناسب بات ہے۔

احترام الذات اور خود اعتمادی:

میزلو سمجھتے ہیں کہ احترام الذات کے حصول سے خود اعتمادی، قدر و قیمت، قوت اور صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگوں کے لئے کارآمد اور ضروری بن جاتا ہے۔اس کے برعکس احترام الذات کے عدم حصول سے حوصلہ شکنی، کمزوری اور محتاجی پیدا ہوجاتی۔[60]

شریعت مطہرہ نے معاشرے میں ہر فرد کے حقوق و فرائض مقرر کیے ہیں۔ کیونکہ شریعت ابتداً کار آمد اور غیر کار آمد کی تقسیم نہیں کرتی۔ دونوں کو برابر موقع دیتی ہے۔ شریعت ہر شخص کو اس کی حیثیت کے مطابق مقام دیتا ہے۔ ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیا۔ جب اچھے کپڑوں میں ملبوس شخص آیا تو اسے بٹھا کر کھلایا۔امی عائشہ سے اس کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو ان کی حیثیت کے مطابق اتارنے کا حکم دیا ہے۔[61]

---

[59]-*Maslow, A Theory of Human Motivation*, 45.
[60]-Ibid, 45-46.

[61]۔ابوداود، سلیمان بن الاشعثؒ، السجستانی، سنن ابی داود، المکتبہ العصریہ، بیروت، ج04، ص261
Abū Dā'ūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath ibn Isḥāq al-Azdī al-Sijistānī, *Sunan Abī Dā'ūd*. Beirut: al-Maktabat al-Asriya, V. 04,P. 261.

میزلو کا تصور تحقق الذات

میزلو کا متحقق الذات ان خوبیوں سے متصف ہے۔ (1) ذات، فطرت اور دوسروں کی قبولیت(2)برجستگی، سادگی(3) غیر جانبداری اور علیحدگی کی ضرورت (4) خود مختاری، آزادیٔ ثقافت و ماحول، ہمت اور مستعد ایجنٹ (5) کسی چیز کے نقد میں مسلسل تازگی(6)بلند مابعد الطبعیاتی تجربات (7) .کردار بڑے بھائی کی طرح (8) آپسی تعلقات (9) جمہوری کردار کاڈھانچہ(10)ذرائع و مقاصد اور ، اچھائی و برائی کے درمیان فرق (11) فلسفیوں جیسی سوچ اور اچھی حس مزاح کا حامل ہونا (12) تخلیق کی صلاحیت۔ (13) مخلوط ثقافت کی مزاحمت کرنا، اور خاص ثقافت کا مکمل نمونہ ہونا۔

تحقق الذات کا قرآنی تصور

(1) اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ۔[62](2) اپنی ذات اور اپنی خواہش اللہ کے حکم کے تابع کردے۔(3) رضاالٰہی مقصود و مطلوب مومن ہوتی ہے۔(4) اپنی توانائیاں منزل حقیقی (جنت، رضاالٰہی) کے لئے وقف کردے۔(5) اس کی شخصیت نیکی کا مجسمہ Paragon of virtues ہو۔ دوسروں کے لئے آئیڈیل اور مشعل راہ ہو۔(6) عوام وخواص کے لئے ہر شعبہ زندگی میں مفید ثابت ہونا۔(7) متحقق الذات درج ذیل صفات قرآنیہ کاحامل ہوتا ہے۔ مثلاً۔ عبد، مومن، مسلم، موحد، مطیع، محسن، فائز، صابر، شاکر، صالح، متقی، مفلح، مہاجر، مجاہد، انصار، صادق، ساجد، رکوع کرنے والا، توبہ کرنے والا، عاجزی سے چلنا، جاہلوں سے بات کرنے کا سلیقہ، قیام اللیل کا ہتمام، جہنم سے پنا مانگنا، خرچ میں میانہ روی، شیطان کی پیروی نہ کرنا، قتل ناحق سے بچنا، زنا اور اس کے دواعی و لوازمات سے بچنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، لہو ولعب اور لغویات کو چھوڑ دینا، اللہ کی آیات سننے والا، نیک بیوی بچوں کی حصول کی دعا، اللہ کے رستے میں انفاق کرنے والا، عہد وامانت کی رکھوالی، خاشعین، حافظین، مدبر، اولوالالباب، نیکی کا آمر اور بدی کا مانع، دوستی اور یگانگت سے رہنے والا، علم کی پیروی کرنے والا وغیرہ۔(8)"وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُون "[63]"تم مت مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔" صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں کہ آدمی کو موت نہ

---

[62]۔ سورۃ المائدہ،(5):119

Al-Qur'an 5: 119

[63]سورۃ ال عمران(03):102

Al-Qur'an 3: 102

آئے مگر ایسی حالت میں کہ وہ حقیقی اسلام کا تابع ہو۔ اللہ کے اوامر کو ماننے والا اور نواہی سے رکنے والا ہو۔ اپنے کام اس کے سپرد کرتا ہو۔ اور اس کے فیصلے پر راضی ہو۔[64]

نظریہ جذبہ محرکہ کی خوبیاں:

- نظریہ جذبہ محرکہ انسانی شخصیت کو مطلقاً جانوروں پر کیے گئے تجربات کی روشنی میں پرکھنے کو درست نہیں سمجھتا۔
- انسان کے لئے انسان ہی نمونہ اور رول ماڈل مانتا ہے۔
- اس نظریہ کی اساس فطری "ضروریات" پر قائم ہے۔
- "ضروریات" کی تکمیل ایک منطقی ترتیب کے بل بوتے پر شخصیت سازی کا ماڈل پیش کیا ہے۔
- اس نے فرد کی شخصیت کو تدریجاً تکمیل تک پہنچانے کا امتیازی تصور دیا ہے۔

نظریہ جذبہ محرکہ کی خامیاں:

- یہ ماڈل روحانیت کے بارے میں خاموش ہے۔
- دیکھا گیا ہے کہ "ضروریات" کی یہ ترتیب بدلتی رہتی ہے ترجیحات، ماحول اور افراد کے بدلنے کے ساتھ۔
- یہ ماڈل انسانی زندگی اور شخصیت کو محدود زاویہ سے دیکھتی ہے۔ حالانکہ زندگی مختلف الانواع ہے۔
- یہ نظریہ کسی حد تک قلب کے بارے میں بات کرتا ہے لیکن عقل اور روح کیا ہے۔ یہ نظریہ خاموش ہے۔
- یہ نظریہ مادہ پرستی، موقع پرستیاور دہریت کا رجحان رکھتا ہے۔

مماثلت اور اختلاف:

میزلو کے ماڈل کی جسمانی یا عضویاتی "ضروریات" اور تحفظ کی "ضروریات" بعینہ محسوس اشیاء سے تعلق رکھتی ہیں۔ وابستگی کی "ضروریات" کا بھی اس سے تعلق ہے۔ قرآن بھی محسوس اشیاء سے ترغیب وترہیب کا کام لیتا ہے۔

- قرآن میں معقول سے ترغیب وترہیب کا جس طرح استعمال ہے۔ سوائے تحفظ کی "ضروریات" کے جذبہ محرکہ اسے پیش نہیں کرتا۔

---

[64] المظہری، محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ، التفسیر المظہری، مکتبہ الرشیدیہ، الباکستان، ط:1412ھج1، ص519

ThanaullahPanipati, Muhammad Al-Mahari, *Tafsir Al-Mazhari*. Pakistan, Maktabah al-Rasheediya, 1412 AH. V. 1,P. 519.

- جذبہ محرکہ احترام الذات اور تحقق الذات کے اجمالی اور قرآن تفصیلی خوبیوں کو بیان کرتا ہے۔
- دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ نظریہ جذبہ محرکہ شخصیت کی تعمیر ذاتی منافع کو بنیاد بنا کر کرتا ہے۔ جب کہ قرآنی نظریہ ترغیب و ترہیب اس کے برعکس ہر کام میں ذاتی پسند کو چھوڑ کر خالق کی مرضی پر شخصیت کی بناڈالتا ہے۔
- قرآنی نظریہ آخروی کامیابی پر زور دیتا ہے۔ نظریہ جذبہ محرکہ جسمانی اور جذباتی "ضروریات" کی تسکین کرتا ہے۔
- نظریہ جذبہ محرکہ میں ضرویات بطور مقاصد ہیں قرآن میں "ضروریات" بطور ذرائع ہیں۔

نتائج:

- قرآن نے ترغیب و ترہیب کے جو اصول دیے ہیں وہ متنوع، کثیر اور ہمہ گیر ہیں۔
- حکایت و قصص سے قرآن مخاطب کو مرغوب چیز کی طرف بلاتا ہے۔ یہ اسلوب نظریہ جذبہ محرکہ میں موجود نہیں۔
- مرغوب چیز کے لئے اصول بشارت اور مرہوب کے لئے اصول تخویف کو قرآن نے بیان کیا ہے۔ یہ اصول نظریہ جذبہ محرکہ میں میں نہیں پایا گیا۔
- مقاصد اصلیہ کے حصول کے لئے قرآن اصول تسلی کا استعمال کرتا ہے۔ کہ محنت اور جدوجہد جاری رکھی جائے۔ تسلی کا تصور نظریہ جذبہ محرکہ میں نہیں ہے۔
- قرآن کے اصول ترادف و تقابل کے استعمال میں برائی کی ترہیب اور نیکی کی ترغیب پنہاں ہوتی ہے۔ نظریہ جذبہ محرکہ کا موضوع اس سے مختلف ہے۔
- میزلو کا متحقق الذات، معاشرے میں مقام و مرتبہ، جمالیاتی حس اور فنون لطیفہ جیسی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ قرآن میں جمالیاتی اور اعجاز کا پہلو موجود ہے۔ لیکن وہاں اس کا موضوع جمالیات یا اعجاز بیان کرنا نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ضمنی چیز ہوتی ہے۔ اگرچہ اس سے وہ مخاطب کو اعجاز قرآنی کے سامنے بے بس پاکر اسے اسی اعجاز سے ترغیب بھی دیتا ہے۔ جب کہ نظریہ جذبہ محرکہ میں یہ چیزیں مقاصد کے درجہ میں معلوم ہوتی ہیں کیونکہ حس مزاح اور تنقید وغیرہ میزلو کے خیال میں متحقق الذات شخصیت کی اعلی خوبیوں میں سے ہیں۔
- قرآن انسان کی عقل سلیم کو اپیل کرکے اسے کائنات اور مخلوق میں تدبر کی دعوت دیتا ہے کہ کائنات کی پیدائش، وسعت اور انتظام میں نظر عمیق سے وہ نشانیاں ڈھونڈ نکالے جو واجب الوجود کے وجود اور خالقیت پر دال ہوتی ہیں۔ یہ اصول توحید اُلوہیت اور توحید ربوبیت کی اساس ہے۔ اس کے برعکس نظریہ جذبہ محرکہ کا تصور دہریت پسند اور لادینیت کا داعی ہے۔ کیونکہ وہاں مادیت مطلوب ہے۔

- محسوس چیزوں سے ترغیب اور کسی حد تک احترام الذات اور تحقق الذات میں معقول محرکات سے تحریک کی حد تک نظریہ جذبہ محرکہ قرآنی منہج کی پیروی کرتا ہے۔
- نظریہ جذبہ محرکہ نے تحقق الذات کی خوبیاں بیان کی ہیں وہ فی نفسہ تو اچھی ہیں۔ لیکن ان کو میزلو نے اپنے ماڈل میں بالکل آخر میں رکھا ہے۔ حالانکہ یہ خوبیاں ابتداً انسان میں ہونی چاہیئے۔ ورنہ تحقق الذات کے حصول سے پہلے باقی "ضروریات" پوری ہونے یا نہ ہونے کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ قرآن کے نظریہ ترغیب و ترہیب سے نظریہ جذبہ محرکہ بڑی حد تک مختلف ہے بلکہ اس ماڈل کی ترتیب اپنے اندر اس لزوم کا متقاضی نہیں جو اس میں رکھی گئی ہے۔ انسانی شخصیت کو نکھارنے، پنپنے، ترغیب و ترہیب اور تحریک کے لئے قرآنی اصول آفاقی ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License